حرام مال سے بنائی گئی دکان سے خریداری کرنا

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری

فتوی نمبر: WAT-3529

تاریخ اجراء: 01شعبان المعظم1446ھ/31جنوری2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی نے کوئی کھانے پینے جیسے آئسکریم وغیرہ کی دکان کھولی اور ہمیں معلوم ہو کہ جس نے دکان بنائی، حرام مال سے بنائی ہے، تو کیا وہاں سے چیز لے کر کھا سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس دکان سے آئسکریم وغیرہ خرید کر کھانا شرعی طور پر جائز و حلال ہے کہ اول تو اس نے جس مال سے دوکان میں مال ڈالا، خاص اس کے متعلق حرام کا علم ہونا بہت دشوار ہے، زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس کا پیشہ حرام کا ہو لیکن پیشہ حرام ہونے سے خاص اس مال کا حرام ہونا یقینی نہیں ہو سکتا، جس سے اس نے دوکان میں مال ڈالا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ کہیں سے قرض لایا ہو۔

اور اگر بالفرض وہ مال (جس سے اس نے دوکان میں مال ڈالا) خالص حرام (مثل غصب، رشوت، چوری، حرام کام کی اجرت وغیرہ) بھی ہو، تب بھی اُس سے خریدی گئی چیز دو صورتوں میں حرام ہوتی ہے:

(1) ایک یہ کہ روپیہ پہلے دے دیا کہ اس کا یہ مال دے دے۔

(2) اور دوسرا یہ کہ روپیہ تو پہلے نہ دیا مگر عقد و نقد دونوں اس روپیہ پر جمع کئے یعنی خاص حرام روپیہ دکھا کر کہا کہ اس روپے کے بدلے فلاں چیز دے دو اور جو روپے دکھائے تھے، وہی حرام روپے قیمت میں ادا کر دیئے۔

اور اگر ان میں سے کوئی بھی صورت نہ پائی گئی تو اس کے بدلے خریدی گئی چیز کو حرام نہیں کہہ سکتے۔ اور خریداری میں جو عام طریقہ اپنایا جاتا ہے، اس میں یہ دو صورتیں نہیں پائی جاتیں، پس جب تک ان صورتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے کا علم نہ ہو، اس وقت تک خریدی گئی چیز کو حرام نہیں کہہ سکتے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: "اور حرام مال مثل زر غصب و رشوت و سرقہ واجرت

معاصی وغیرہ سے جو چیز خریدی جائے اس کی چند صورتیں ہیں: ایک مثلاً غلا فروش کے سامنے روپیہ ڈال دیا کہ اس کے گیہوں دے دے، اس نے دے دئے یا بزاز کو روپیہ پہلے دے دیا کہ اس کا کپڑا دے دے، یہ گیہوں اور کپڑا حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ روپیہ پہلے تو نہ دیا مگر عقد و نقد دونوں اس روپیہ پر جمع کئے، یعنی خاص اس حرام روپیہ کی تعیین سے اس کے عوض خریدا، اور یہی روپیہ قیمت میں ادا کیا، مثلاً غلا فروش کو یہ حرام روپیہ دکھا کر کہا اس روپیہ کے گیہوں دے دے، اس نے دے دئے اس نے یہی روپیہ اسے دے دیا، اس صورت میں یہ گیہوں حرام ہے۔ تیسرے یہ کہ نہ روپیہ پہلے سے دیا نہ اس پر عقد و نقد جمع کئے، اس کی پھر تین شکلیں ہیں:

اول یہ کہ اس سے کہا ایک روپیہ کے گیہوں دے دے، کچھ اس روپیہ کی تخصیص نہ کی کہ اس کے بدلے دے، جب اس نے تول دئے اس نے زر ثمن میں جو بعوض گندم اس کے ذمہ واجب ہوا تھا، یہ حرام روپیہ دے دیا، اس صورت میں نقد تو زر حرام کا ہوا، مگر عقد کسی خاص روپیہ پر نہ ہوا، دوم یہ کہ پہلے اسے حلال روپیہ دکھا کر اس کے بدلے گیہوں لئے، جب اس نے دے دئے اس نے وہ حلال روپیہ اٹھالیا اور قیمت میں زر حرام دے دیا، اس صورت میں عقد زر حلال پر ہوا، اور نقد حرام کا۔ سوم یہ کہ اس کا عکس یعنی پہلے اسے حرام روپیہ دکھا کر کہا، اس کے گیہوں دے، پھر دیتے وقت حلال روپیہ دیا، اس صورت میں عقد زر حرام پر ہوا اور نقد حلال کا۔

بہر حال تینوں صورتوں میں عقد و نقد دونوں زر حرام پر جمع نہ ہوئے نہ پہلے سے زر حرام دے کر چیز خریدی کہ حقیقۃً یہ بھی اجتماع عقد و نقد کی صورت تھی، ان تینوں صورتوں میں بھی بڑا قوی مذہب ہمارے ائمہ کا یہ ہے کہ وہ گیہوں حرام ہوں گے، مگر زمانہ کا حال دیکھ کر ائمہ متاخرین نے امام کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول اختیار کیا کہ ان شکلوں میں وہ چیز حرام نہ ہوگی اور اس کا کھانا کھلانا، پہننا پہنانا، تصرف میں لانا جائز ہوگا، اس آسان فتوے کی بناء پر ان حرام روپیہ والوں کے یہاں کا کھانا یا پان وغیرہ کھانا پینا مسلمانوں کو روا ہے کہ وجہ حرام سے ان لوگوں کو بعینہ یہ کھانا نہیں آتا۔ بلکہ روپیہ آتا ہے۔ یہ اس کے عوض اشیاء خرید کر کھانا تیار کراتے ہیں اور خریداری میں عام طریقہ شائعہ کے طور پر عقد و نقد کا اجتماع نہیں ہوتا۔ بلکہ غالب بیع و شراء صورت ثالثہ کی شکل اول پر واقع ہوتی ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 19، ص 647، 646، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ایک سوال کے جواب میں حرام کمائی والے کے پاس حلال مال ہونے کی مختلف احتمالی صورتوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اور یہ سمجھ لینا کہ اس کا پیشہ حرام ہے، لہذا یہ مال حرام ہی ہوگا، غلط ہے کہ ممکن ہے کہیں سے قرض لایا ہو، کیا جو لوگ حرام پیشے کرتے ہیں، وہ قرض نہیں لیتے؟ یا

انہیں کوئی قرض نہیں دیتا؟ یا ممکن ہے جو چیز اُس نے اس طرح پر خریدی تھی کہ عقد و نقد مالِ حرام پر مجتمع نہ تھے، اُسے بیچ کر یہ روپیہ لایا ہو اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ حرام پیشے والے، بعض اُن میں کبھی کوئی جائز پیشہ بھی کر لیتے ہیں، اس جائز سے یہ حاصل ہوا ہو، غرض جب تک اس خاص کی نسبت حرمت کا علم نہ ہو، لینا جائز ہے۔" (فتاوی امجدیہ، ج3، ص158، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net